فتاویٰ امن پوری (قسط ۴)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال: کیا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی جگہ ۷۸۶ لکھنا جائز ہے؟

جواب: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اللہ کا کلام ہے۔ کلام الٰہی کی نمبروں کے ساتھ تعبیر کفر ہے۔

سوال: کیا رسول اللہ ﷺ کی ولادت کے وقت کعبہ جھکا تھا؟

جواب: یہ روایت السیرۃ الحلبیۃ (۱/۱۰۳) میں بے سند مذکور ہے۔ یہ جھوٹی ہے۔

سوال: جبریل امین کی عمر کتنی ہے؟

جواب: اللہ ہی بہتر جانتے ہیں۔ اس بارے میں ایک روایت ہے کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

> ''رسول اللہ ﷺ نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا: آپ کی عمر کتنی ہے۔ عرض کیا: میں اس کے سوا کچھ نہیں جانتا کہ حجاب رابع میں ایک ستارہ ستر ہزار سال میں ایک مرتبہ طلوع ہوتا ہے۔ میں اسے بہتر ہزار مرتبہ دیکھ چکا ہوں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ جل جلالہ کی عزت کی قسم! وہ ستارہ میں ہی ہوں۔''

(السّیرۃ الحلبیۃ :47/1، تفسیر روح البیان : 689/3)

یہ بے سند اور جھوٹی روایت ہے۔

سوال: کافر ملت پر قسم کھانا کیسا ہے؟

جواب: اگر کوئی قسم کھائے کہ اگر میں فلاں بات میں جھوٹا ہوں، یا فلاں کام کروں، تو یہودی ہو جاؤں یا کافر ہو جاؤں یا ایمان سے محروم ہو کر مروں۔ تو اگر وہ قسم میں جھوٹا ہے یا

قسم توڑ دی، تو اس کا حکم یہ ہے کہ وہ کافر ہو جائے گا۔ البتہ اگر قسم کھانے سے اس کا ارادہ یہ تھا کہ فلاں کام ممکن نہیں ہے۔ اس پر تاکید کرتے ہوئے اس نے قسم کھائی۔ اس صورت میں اگر قسم ٹوٹ جاتی ہے، تو وہ کافر نہیں ہوگا، ہاں یہ ضرور ہے کہ سخت گناہ گار ہوگا۔

(سوال): جنتی مردوں کو حوریں ملیں گی، تو جنتی عورتوں کو کیا ملے گا؟

(جواب): جنتی عورتیں جو چاہیں گی، وہ انہیں ملے گا۔ ان کی خدمت کے لیے حوریں بھی ہوں گی۔ نیک مردوں کے ساتھ ان کا نکاح ہو جائے گا۔

(سوال): کیا گناہ ناگہانی مصیبت کا سبب ہوتے ہیں؟

(جواب): انسان گناہ سے محرومیوں کا شکار ہو جاتا ہے اور گناہوں کی وجہ سے پکڑ میں آ جاتا ہے۔ مگر بسا اوقات مصائب فقط آزمائش کے لیے ہوتی ہیں، کسی گناہ کی وجہ سے نہیں آتیں، جیسا کہ انبیائے کرام اور اولیائے عظام پر مصائب آتی رہیں ہیں۔ نیکوکاروں کے لیے مصیبت، پریشانی باعث رحمت ہوتی ہے اور گناہ گاروں کے لیے باعث زحمت ہوتی ہے۔

(سوال): فوت شدہ خواب میں نظر کیوں آتے ہیں؟

(جواب): اس کی حقیقت تو اللہ ہی جانتا ہے، ہاں زندوں کی روحیں اور فوت شدہ کی روحیں ملتی ہیں۔

❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''مردوں اور زندوں کی ارواح نیند میں باہم ملتی ہیں، ایک دوسرے سے سوال بھی کرتی ہیں، تو اللہ مردوں کی روحوں کو روک لیتا ہے اور زندوں کی روحوں کو ان کے جسموں کی طرف لوٹا دیتا ہے۔''

(المُعجم الأوسط للطّبراني : 122، وسندهٗ حسنٌ)

سوال: یہ کہنا: ''میرے فرشتوں کو بھی علم نہیں۔'' کیسا ہے؟

جواب: کوئی حرج نہیں، محض بات کی تاکید کے لیے کہا جاتا ہے۔ کیونکہ اس سے کراما کاتبین فرشتے مراد ہوتے ہیں، وہ وہی جانتے ہیں، جو وہ انسان کرتا ہے۔ اگر اس نے کیا ہی نہیں، تو فرشتے کیسے جانتے ہیں؟ اس لیے کہ فرشتے عالم الغیب نہیں۔

سوال: انبیائے کرام کی تعداد کتنی ہے؟

جواب: اس کا علم اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ مسند احمد (۲۲۲۸۸) کی روایت میں پیغمبروں کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار بیان ہوئی ہے۔ لیکن یہ روایت ضعیف ہے۔ معان بن رفاعہ اور علی بن یزید الہانی دونوں ضعیف ہیں۔

سوال: مسلکی اختلافات سے ذہنی اضطراب کا حل کیا ہے؟

جواب: مسلکی اختلافات کی بڑی وجہ اسلاف امت کے منہج سے دوری ہے۔ جب کوئی شخص اپنی اصل سے کٹ جاتا ہے، تو وہ بکھر جاتا ہے، وہ قرآن وحدیث کو اپنے علم اور عقل کا تختہ مشق بنا لیتا ہے۔ یوں وہ گمراہی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ قرآن وحدیث کی من چاہی تفسیریں اور خود ساختہ تعبیریں پیش کرتا ہے۔ اختلافات کی اصل وجہ یہی ہے۔

غلطی کی ابتدا اس وقت ہوتی ہے، جب کوئی انسان محدثین کی روایات کو اپنا مطلب پہنا دیتا ہے اور محدثین کے علم وفہم پر بھروسا نہیں کرتا۔ قرآن وسنت کی تفہیم کا بنیادی حق ائمہ مسلمین کو حاصل تھا، وہ اپنی اس ذمہ داری سے کما حقہ عہدہ برآ ہوئے۔ انہوں نے بال کی کھال اُتار دی۔ انسانوں کی صحیح صحیح راہنمائی کر دی، کسی بھی مسئلہ میں تشنگی باقی نہیں چھوڑی۔

اگر ہم سبیل مؤمنین پر گامزن رہیں، کبھی اختلافات کا شکار نہ ہوں۔ وہ مسلک محدثین ہے، کیونکہ محدثین نے علم صحابہ سے لیا اور صحابہ کرام نے نبی کریم ﷺ سے سیکھا۔ اس لیے

ان ادوار کو خیر القرون کا نام دیا گیا ہے، کیونکہ ان کے پاس شریعت کا صحیح علم تھا، اس لیے وہ تکلفات سے کوسوں دور رہے، علم اور ورع وتقویٰ کے امام تھے، لہٰذا ان کے علم کو دلیل بنایا جائے۔ درحقیقت یہی وہ طائفہ منصورہ ہے، جو صحیح معنوں میں وحی کا اتباع کرتا تھا۔ اللہ اور اس کے رسول کی مراد کو پانے والا تھا اور روح اسلام سے خوب شناسا تھا۔ شریعت کی تعبیریں انہیں سے لی جائیں گی۔ انہوں نے وحی کی روشنی میں اسلامی عقائد واعمال پیش کیے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے علم وعمل کو رہتی دنیا تک باقی رکھنا ہے، کیونکہ یہ حق کی دلیل ہیں اور حق تا قیامت رہے گا۔ جو ان سے جدا ہو گیا، وہ گمراہ ہو گیا۔ آج دنیا میں جتنی بھی مسالک اور مذاہب موجود ہیں، ان کی بنیادی وجہ اسلاف امت سے بے نیازی ہے۔ یوں ایک عام مسلمان عجیب اضطراب کا شکار ہو جاتا ہے کہ میں کیا کروں؟ کس کے ساتھ ملوں؟ حق کس کے پاس ہے؟ اسے چاہیے کہ ان سے مل جائے، جو محدثین کے منہج وفہم کے علم بردار ہیں۔

اگر وہ حق کی پہچان کر لے، تو اس کے لیے عافیت کا راستہ کھل جائے گا۔ حق ایک ہے، دو نہیں، حق صرف اور صرف سبیل مؤمنین میں منحصر ہے اور وہ مسلک محدثین ہے اور کوئی نہیں۔

یاد رہے کہ سبیل مؤمنین کے راہی کو کبھی ذہنی اضطراب کا سامنا نہیں ہوتا۔

(سوال): ہمارے ہاں بہت سارے مسالک ومذاہب ہیں، ایک غیر مسلم کو کیسے دعوت دیں گے؟

(جواب): غیر مسلم کو اسلام کی دعوت دیں گے۔ اسلام کے دو سنہری اُصول ہیں؛ قرآن اور حدیث۔ یہ دعوت سبیل مؤمنین کے فہم کی روشنی میں ہونی چاہیے۔

(سوال): کیا محض خواب دیکھنے پر غسل واجب ہے؟

(جواب): اگر اس کے جسم یا کپڑوں پر نشان نہیں، تو غسل نہیں۔

سوال: جنبی شخص پاک کپڑے پہن لیتا ہے، تو ان کپڑوں کا کیا حکم ہے؟

جواب: کپڑے پاک ہے۔ جنبی غسل کر کے وہی کپڑے پہن سکتا ہے۔

سوال: ناپاک کپڑے پہننے سے کیا جسم ناپاک ہو جاتا ہے؟

جواب: جب تک نجاست جسم پر نہ لگے، جسم ناپاک نہیں۔ البتہ نجاست لگ جائے، تو جسم کا وہ حصہ دھولے، غسل واجب نہیں۔

سوال: جدید ٹیکنالوجی کے ذریعہ مستقل طور پر اُگائے گئے بالوں میں طہارت کا کیا حکم ہے؟

جواب: یہ بال مستقل بالوں کے حکم میں ہیں۔ غسل کے وقت انہیں دھویا جائے گا۔

سوال: کیا سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو غسل دیا تھا۔

جواب: یہ روایت مصنف عبد الرزاق (۶۱۲۲)، سنن دار قطنی (۱/ ۷۹)، سنن کبریٰ بیہقی (۳/ ۳۹۶)، مستدرک حاکم (۳/ ۱۶۳) وغیرہ میں آتی ہے۔ اس کی سند ضعیف ہے، اس میں ام جعفر بنت محمد بن جعفر، جو کہ ام عون بن محمد ہے، کی توثیق ثابت نہیں۔

❀ علامہ ترکمانی حنفی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

فِي إِسْنَادِهِ مَنْ يَحْتَاجُ إِلٰى كَشْفِ حَالِهِ.

''سند میں ایک راوی مجہول الحال ہے۔'' (الجوهر النّقي : 396/3)

لہٰذا حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (التلخیص الحبیر : ۲/ ۱۴۳) کا اس کی سند کو حسن کہنا درست نہیں۔

سوال: کیا خواتین مخصوص ایام میں مہندی لگا سکتی ہیں؟

جواب: لگا سکتی ہیں، کیونکہ مہندی کی جسم پر تہ نہیں بنتی، محض رنگ ہوتا ہے۔ نیل پالش بھی لگائی جا سکتی ہے، مگر اسے غسل سے پہلے پہلے اُتارنا ضروری ہے، کیونکہ اس سے ناخن پر

تہہ بن جاتی ہے، جو وضو اور غسل کے وقت پانی ناخن تک نہیں جانے دیتی۔

سوال: نفاس کی مدت کیا ہے؟

جواب: بچے کی ولادت پر جو خون آتا ہے، اسے نفاس کہتے ہیں۔اس کی کم سے کم مدت نہیں، زیادہ سے زیادہ چالیس دن ہے۔اس پر اجماع ہے۔

سوال: کیا بچی کے پیشاب سے کپڑے ناپاک ہو جاتے ہیں؟

جواب: بچی کے پیشاب سے کپڑے ناپاک ہو جاتے ہیں، انہیں دھویا جائے گا۔ البتہ وہ بچہ جو صرف ماں کے دودھ پر ہو،اس کے پیشاب پر چھینٹے مارے جائیں گے،دھونے کی ضرورت نہیں۔اگر دودھ کے علاوہ کوئی غذا لیتا ہے،تو اس کے پیشاب کو بھی دھویا جائے گا۔

سوال: گلی کوچے کا ناپاک پانی بدن یا کپڑے پر لگ جائے،تو کیا حکم ہے؟

جواب: بدن یا کپڑے کے جس حصہ پر ناپاک پانی لگا ہے،اسے دھو لیا جائے۔

سوال: کیا حلال جانوروں کا پیشاب لگنے سے کپڑے ناپاک ہو جاتے ہیں؟

جواب: حلال جانوروں کا پیشاب پاک ہے،جسم یا کپڑے پر لگ جائے،تو جسم اور کپڑے پاک ہے۔

سوال: گیلے کتے کے چھینٹے جسم یا کپڑے پر لگ جائیں،تو کیا حکم ہے؟

جواب: جہاں جہاں چھینٹے لگے ہیں،جسم یا کپڑے کا وہ حصہ دھو لیا جائے۔اگر یہ معلوم نہ ہو سکے کہ کہاں کہاں چھینٹے پڑے ہیں،تو سارا کپڑا یا جسم دھو لیا جائے۔امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کا یہی فتویٰ ہے۔(مسائل ابن ہانی:۱۳۸)

سوال: مسجد میں داخل ہوتے وقت اونچی آواز سے سلام کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: جائز ہے۔نمازی پر سلام کہنا احادیث سے ثابت ہے۔

سوال: کیا پہلی شریعتوں میں بھی نماز تھی؟

جواب: جی ہاں، پہلی شریعتوں میں بھی نماز تھی۔البتہ طریقہ مختلف تھا۔

سوال: تائب کی امامت کا حکم کیا ہے؟

جواب: کسی بھی گناہ میں ملوث تھا، تائب ہو گیا، تو اسے امام بنانا درست ہے۔

سوال: اوابین کے نوافل کون سے ہیں؟

جواب: نماز چاشت کو اس قدر تاخیر سے ادا کرنا کہ اونٹنی کے بچے کے پاؤں جلنے لگیں، تو اسے نماز اوابین کہتے ہیں۔(صحیح مسلم:۷۴۸)

بعض لوگ نماز اوابین سے مراد مغرب اور عشاء کے درمیان نوافل لیتے ہیں، اس پر کوئی دلیل نہیں۔

سوال: اذان یا اقامت میں کوئی کلمہ رہ جائے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: کوئی حرج نہیں، اذان اور اقامت درست ہے، دہرانے کی ضرورت نہیں۔

سوال: امام قرأت میں غلطی کھا جائے، تو کیا مقتدی اسے لقمہ دے گا؟

جواب: امام قرأت میں بھول جائے، تو اسے لقمہ دیا جا سکتا ہے۔

❁ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (فجر کی) نماز پڑھائی، قرأت کی، تو آپ کو لقمہ لگا۔ نماز سے فارغ ہوئے، تو سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آپ نے نماز ہمارے ساتھ نہیں پڑھی؟ کہنے لگے: جی ہاں، فرمایا: پھر لقمہ کیوں نہیں دیا۔''

(سنن أبي داود: 907، المعجم الكبير للطّبراني: 313/12، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ طبرانی کے الفاظ ہیں:

فَمَا مَنَعَكَ أَنْ تَفْتَحَ عَلَيَّ؟

''مجھے لقمہ کیوں نہ دیا۔''

❁ ثابت بنانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نماز پڑھتے، تو ان کا غلام ان کے پیچھے قرآن پکڑ کر کھڑا ہو جاتا۔ جب آپ کسی آیت پر رکتے، تو وہ لقمہ دے دیتا۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : 337/2، السّنن الكبرٰى للبَيهقي : 212/3، وسندهٗ صحيحٌ)

سوال: کیا نماز کے بعد پیشانی پر ہاتھ رکھ کر دعا کرثابت ہے؟

جواب: نماز کے بعد پیشانی پر ہاتھ رکھ کر دعا کرنا بدعت اور بے اصل ہے۔ اس بارے میں مروی تمام روایات ضعیف و غیر ثابت ہیں۔

❁ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے سلام پھیرنے کے بعد اپنا دایاں ہاتھ اپنی پیشانی پر رکھ کر یہ دعا پڑھتے تھے:

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ، أَذْهِبْ عَنِّي الْهَمَّ وَالْحُزْنَ.

''اس اللہ کے نام کے ساتھ جس کے سوا کوئی معبود نہیں، جو رحمٰن و رحیم ہے۔ اے اللہ! میرے سارے دکھ درد دُور فرما دے۔''

(عمل اليوم والليلة لابن السنّي : 113، حلية الأولياء لأبي نعيم : 301/2)

یہ جھوٹی سند ہے۔

۱۔ سلام طویل متروک ہے۔

۲۔ زید عمی ضعیف ہے۔

اس روایت کی ایک اور سند بھی ہے۔

(المُعجم الأوسط للطّبراني : 3178، الدّعاء للطّبراني : 658، الكامل لابن عدي : 2084-2085/6، تاريخ بغداد للخطيب : 480/12)

اس میں کثیر بن سُلَیم، ابوسلمہ، مدینی سخت ''ضعیف'' ہے۔

اس سے ملتی جلتی ایک روایت تاریخ اسلم واسطی (ص161) میں آتی ہے، اس کی سند بھی سخت ''ضعیف'' ہے۔

۱۔ عنبسہ بن عبدالواسطی کے حالاتِ زندگی نہیں مل سکے۔

۲۔ عمرو بن قیس تابعی ہیں اور وہ بلاواسطہ نبی کریم ﷺ سے بیان کر رہے ہیں، لہٰذا یہ روایت ''مرسل'' ہونے کی وجہ سے بھی ''ضعیف'' ہے۔

اس روایت جیسی ایک اور روایت امام ابونعیم اصبہانی کی اخبار اصفہان (104/2) میں بھی آتی ہے۔ اس کی سند بھی موضوع (من گھڑت) ہے

۱۔ داؤد بن محبر ''متروک وکذاب'' ہے۔

۲۔ عباس بن رزین اسلمی کا بھی کوئی اتا پتا نہیں۔

حاصل کلام یہ ہے کہ نماز کے بعد پیشانی پر ہاتھ رکھ کر دُعا کرنا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔ دین صحیح حدیثوں کا نام ہے، لہٰذا یہ عمل بدعت ہے۔

سوال: داڑھی مونڈے کی اذان کا کیا حکم ہے؟

جواب: داڑھی مونڈا اعلانیہ فاسق ہے، اسے مؤذن مقرر نہیں کیا جا سکتا۔ اگر کبھی کبھار اذان کہہ دے، تو اعادہ کی ضرورت نہیں۔

سوال: جمعہ سے پہلے اور بعد کتنی سنتیں ہیں؟

(جواب): جمعہ سے پہلے نوافل کی تعداد مقرر نہیں، جتنا جی چاہے، پڑھ سکتا ہے، البتہ جب امام خطبہ کے لیے منبر پر بیٹھ جائے، تو نماز چھوڑ کر خطبہ جمعہ کی سماعت کرے گا۔ دوران خطبہ آنے والا دو رکعت پڑھ کر بیٹھے۔ جمعہ کے بعد دو رکعت یا چار رکعت یا چھ رکعت (دو پڑھ کر پھر چار رکعت) پڑھے۔ اس میں گھر اور مسجد کا کوئی فرق نہیں۔

(سوال): کیا قصر واجب ہے۔

(جواب): مسافر کے لیے قصر افضل ہے، پوری پڑھنا جائز ہے، اسلاف امت میں کوئی بھی قصر کو واجب نہیں کہتا۔

❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

''نبی کریم ﷺ سفر میں نماز قصر بھی کر لیتے تھے اور پوری بھی پڑھ لیتے تھے، اسی طرح روزہ چھوڑ بھی دیتے تھے اور رکھ بھی لیتے تھے۔''

(سنن الدّارقطني : 2298، وسندهٗ صحيحٌ)

(سوال): کیا سفر میں سنت پڑھی جاسکتی ہیں؟

(جواب): جب قصر کرے گا، تو سنن راتبہ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ اگر پوری پڑھے گا، تو سنن بھی ادا کر سکتا ہے۔ ویسے سفر میں نفلی نمازیں اور مطلق طور پر نوافل پڑھے جاسکتے ہیں۔

(سوال): نماز میں کوئی سورت دوبارہ پڑھنا کیسا ہے؟

(جواب): جائز ہے۔ احادیث سے ثابت ہے۔

(سوال): نماز میں سورت فاتحہ کے بعد کوئی سورت یاد نہ آرہی ہو، تو کیا کرے؟

(جواب): سجدہ سہو کر لے، نماز صحیح ہے۔